مولانا زبیر احمد صدیقی
صدائے فاروقیہ شجاع آباد

ایک باکمال شخصیت

عارف باللہ حضرت اقدس ڈاکٹر شیر علی شاہ شیخ الحدیث جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک مورخہ ۳۰ اکتوبر بمطابق ۱۶ محرم الحرام بھی دنیا سے راہی اجل ہو گئے آپ جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک کے شیخ الحدیث مجاہد ملت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق حقانی رحمۃ اللہ علیہ کے علوم وفکر کے امین امیر المجاہدین شیخ الواعظین اور صاحب علم وتقویٰ بزرگ تھے آپ نے زندگی بھر قال اللہ وقال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نغموں سے خلق خدا کو فیض یاب فرمایا دین کے جملہ شعبوں تعلیم وتدریس تبلیغ وارشاد جہاد ومجاہدہ تصوف وتزکیہ میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔

دنیا بھر میں بالخصوص پاکستان وافغانستان میں آپ کے تلامذہ کی تعداد ہزاروں میں ہے جبکہ محبین کی تعداد تو لاکھوں میں ہے آپ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے تلمیذ خاص تھے امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ جیسے مجاہدین خدام میں آپ کا شمار ہوتا تھا آپ نے جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک میں اکابر امت اور عرب کے مشائخ سے کسب علم فرمایا جب عملی میدان میں قدم رکھا تو پھر عربی اردو پشتو انگریزی فارسی اور پشتو میں قرآن وسنت کے جواہر پارے بکھیرے ۲۰۱۲ء میں احقر کو بھی حضرت کی معیت میں سفر ہندوستان کی سعادت حاصل ہوئی۔

محمد ارمغان ارمانؔ
مدیر اصلاحی سلسلہ ’’التربیت‘‘ فاروقہ سرگودھا

اِک محدثِ وقت رُخصت ہوا
موتُ العالِم موتُ العالَم

۱۶ محرم الحرام ۱۴۳۷ھ مطابق ۳۰؍ اکتوبر ۲۰۱۵ء بروز جمعۃ المبارک بوقت سہ پہر تین بجے کے قریب عالمِ اسلام کی عظیم علمی و رُوحانی شخصیت، مجاہدینِ اسلام و جہادی تحاریک کے سرپرست و رہنما، محدثِ کبیر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق رحمہ اللہ تعالیٰ (بانی دارُالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک) کے تلمیذِ رشید و مسترشد، متبحر و محقق عالمِ دین، مجاہدِ کبیر، ولیِ کامل، اُستاذ العلماء، اُستاذ المجاہدین، محبوب العلماء والمشائخ، نمونۂ اسلاف، محدثِ وقت، مفسرِ دوراں دارُالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا ڈاکٹر سیّد شیر علی شاہ المدنی صاحب بھی طویل علالت کے بعد تقریباً ۸۷ برس کی عمر (باعتبار ہجری) میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوگئے، اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

موبائل فون پر جب حضرت شاہ صاحب کی رحلت کی خبر احقر کو ملی تو دل کو ایک دَم جھٹکا لگا، یقین نہیں آ رہا تھا، جب تصدیق ہوئی تو یقین آیا کہ واقعی حضرت شاہ صاحب ’’دامت برکاتہم‘‘ سے ’’رحمہ اللہ تعالیٰ‘‘ ہو کر دُنیائے فانی سے انتقال فرما چکے ہیں۔

ع آج وہ کل ہماری باری ہے

حضرت نے شدید علالت کے باوجود آخر تک جامعہ میں بخاری و ترمذی شریف کا درس جاری رکھا، یہ حدیث شریف سے آپ کے کمال درجہ شغف کی نشانی ہے۔

جب زیارت کی سعادت ملی

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ سے غائبانہ تعارف بھی تھا اور محبت بھی، حضرت ایسی پُر بہار شخصیت کے حامل تھے کہ جن کا تذکرہ آتے ہی دل میں تازگی اور خوشی کا احساس ہوتا تھا۔ آپ کی زیارت و ملاقات احقر کی دیرینہ آرزو تھی، پھر اللہ تعالیٰ نے موقع عطا فرمایا، بوجوہ ملاقات تو نہ کر سکا مگر قریب سے زیارت اور بیان سننے کی سعادت ضرور حاصل ہوئی، یہ ختمِ بخاری شریف کا موقع تھا۔ ماشاء اللہ! چہرہ نورانی، طبیعت سادہ، شان مجاہدانہ، نہایت متواضع اور علم و فضل کے اعتبار سے اسلاف کی یادگار تھے، بیان بھی مَاشَآءَ اللہ خوب عمدہ تھا۔

شاہ صاحب کی غیرت ایمانی

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی شخصیت ہمارے علمی و دینی حلقوں میں محتاجِ تعارف نہیں، آپ کا شمار بلاشبہ عصرِ حاضر کے اکابر اُمت میں تھا، پوری دُنیا میں آپ علمی، تحقیقی، تدریسی، تقریری اور جہادی خدمات و کمالات کے حوالوں سے مشہور تھے۔

آپ میں جذبۂ جہاد، جوشِ ایمانی، حق گوئی و بے باکی، دینی حمیت اور ملتِ اسلامیہ کا دین سے دُوری اور غفلت پر بہت درد وغم تھا، بطورِ نمونہ ایک عربی رسالہ مکانة الحیة فی الاسلام جس کا اُردو زبان میں ترجمہ بنام ''اسلام میں ڈاڑھی کا مقام'' ہو چکا ہے اس پر شاہد ہے وجۂ تالیف مقدمہ میں پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ جس مجلس میں آپ شریک ہوتے تمام اکابر کے منظورِ نظر اور میرِ مجلس ہوتے تھے۔ جس بات کو حق و صحیح جانتے، ڈنکے کی چوٹ پر بیان کرتے، اور جس کو غلط سمجھتے اُس کو نہایت جرأت و ہمت اور شرح صدر کے ساتھ غلط کہتے۔

شیخ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کی غیرتِ ایمانی ومحبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک واقعہ بطورِ نمونہ حضرت ہی کی زبانی ملاحظہ فرمایے، فرماتے ہیں کہ: ''ایک مرتبہ میں لاہور میں تھا، مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ کے ہاں پڑھتے تھے۔ تو دھرم پورہ جا رہے تھے، تو میرے سامنے (گاڑی کے اندر) ایک قادیانی بیٹھا ہوا تھا اور وہ غلام احمد قادیانی کے اشعار پڑھ رہا تھا اور مجھے سنا رہا تھا۔ میں نے کہا: خاموش ہو جاؤ، پھر میں نے اس کو مارا۔ تو کچھ لوگ میرے ساتھ لڑنے جھگڑنے لگے، میں نے ان سے کہا کہ: ایک قادیانی میرے سامنے کذّاب غلام احمد قادیانی کے اشعار پڑھ رہا ہے اور میری غیرت کہاں گئی ہے کہ میں اسے کچھ نہ کہوں؟ تو اس بات پر اور لوگوں کو بھی غیرت جاگی اور اس قادیانی کو خوب مارا، اور دوسرے سٹاپ پر اس کو گھسیٹ کر باہر پھینک دیا۔ مسلمانوں میں یہ جذبہ ہونا چاہیے ......

کی محمدؐ سے وفا تُو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

شیخ صاحب کے اساتذہ کرام

آپ نے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق، مخدوم العلماء حضرت مولانا مفتی محمد حسن امرتسری، شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی، شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان، شیخ التفسیر